Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

خطبہ نمبر ۲۳

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل لاہور

یوم: سہ شنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲/۸

فی پرچہ ۱/۔

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰ | ۱۷ احسان ۱۳۳۱ ہش | ۱۷ جون ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۴۲

مشرق قریب میں گندم کی پیداوار بڑھانے کے مسائل پر سوچنے کیلئے استنبول میں کانفرنس

کراچی ۱۶ جون ۔ مشرق قریب میں گندم کی پیداوار کے متعلق جو کانفرنس خوراک اور زراعت کی انجمن کے زیر اہتمام استنبول میں ہو رہی ہے ۔ اس میں پاکستان کی نمائندگی جناب ڈاکٹر خان عبد الرحمٰن صاحب ڈائرکٹر محکمہ زراعت پنجاب فرمائیں گے ۔ یہ کانفرنس ۱۶ جون سے ۲۰ جون تک رہے گی ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مشرق قریب کے علاقوں میں گندم کی پیداوار کے مسائل کے متعلق امداد باہمی کے اصول کی سہولت افزائی کی جائے ۔ اور ایسے مواقع پیدا کئے جائیں ۔ جن سے باہمی تبادلہ خیالات ہو سکے ۔ اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جا سکے ۔ کانفرنس ایک ایسی کمیٹی بھی بنائے گی ۔ جو مشرق قریب کے منطقہ کے لئے امداد باہمی کی تفصیلی سکیم کو جامہ عمل پہنانے کی کوشش کرے گی ۔

کراچی میں پنجاب ہاؤس کی تعمیر

لاہور ۱۶ جون ۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کراچی میں پنجاب ہاؤس کی تعمیر عنقریب شروع ہو جائیگی ۔ یہ عمارت حکومت پنجاب کے نمائندوں کی رہائش کے لئے ہوگی ۔ جب بھی وہ کراچی میں سرکاری کام کے لئے آئنگے یہ اسی میں ٹھہر سکیں گے ۔ اس غرض کے لئے جزیرہ باتھ میں زمین خریدی جا رہی ہے ۔

مصری خواتین کا علمائے ازہر کے فتوے کے خلاف احتجاج

قاہرہ ۱۶ جون ۔ مصری خاتون رہنما میڈم ڈوریا شفیق نے وزیر اعظم سے ایک برقیہ میں ان لوگوں کے خلاف احتجاج کیا ہے ۔ جو عورتوں کی سیاسی زندگی میں حصہ لینے کو خلاف اسلام قرار دیتے ہیں ۔ انہوں نے اعلان کیا ہے ۔ کہ مصری خواتین جو نصف قوم پر مشتمل ہیں ۔ ناقابل تردید فیصلہ کر چکی ہیں ۔ کہ وہ اپنے سیاسی حقوق حاصل کر کے رہیں گی ۔ اور کوئی رکاوٹ انہیں منزل زلزل نہ کر سکے گی ۔

ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں نائٹ پوسٹ آفس

کراچی ۱۶ جون ۔ پبلک کو ڈاک کی زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے یکم جولائی سے ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں نائٹ پوسٹ آفس کھولے جائیں گے ۔

۔ ہندوستانی تعلقات کے لئے اب بھی تیار ہیں ۔ ہم اپنے ہمسایہ ہندوستان کے ساتھ اختلافات کے منصفانہ اور جائز تصفیہ کے لئے ...

جموں میں ایک نئی جماعت کا قیام

نئی دہلی ۱۶ جون ۔ جموں کی ایک اطلاع کے مطابق وہاں ایک نئی جماعت جموں و کشمیر جیمبر پارٹی کے نام سے قائم کی گئی ہے ۔ پارٹی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے ۔ کہ یہ جماعت غیر فرقہ دارانہ بنیادوں پر نیشنل کانفرنس کی مخالفت کریگی ۔ اس کے مقاصد میں کشمیر کے بھارت سے مکمل الحاق اور ریاست میں ہندوستانی آئین کے اطلاق کے لئے کوشش کرنا ہوگا ۔

امریکہ میں تپ دق کی نئی دوا

نیویارک ۱۶ جون ۔ امریکہ کے ہسپتالوں میں سینکڑوں رضاکار مریضوں پر جو نئی دوائی تجربہ کے طور پر استعمال کی گئی تھی ۔ اب امریکی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی طرف سے طبی نگرانی میں استعمال کرانے کے لئے پاس کر دی گئی ہے ۔ اس دوائی کا نام آئیسو نکوٹینک ایسڈ ہائیڈریزائڈ ہے ۔ سی ویو ہسپتال میں نو ماہ تک اس کی آزمائش جاری رہی ۔ تپ دق کی نیشنل فاؤنڈیشن کے مینجنگ ڈائرکٹر ڈاکٹر حمیز ای پرکنز نے خبردار کیا ۔ کہ اگر ایسے مریضوں کو جو مرض پھیلانے کے قابل ہوں ۔ یہ دوائی استعمال کرائی گئی ۔ تو اس سے نقصان ہونے کا احتمال ہے ۔ (داسٹار)

طلباء کو جعلی سرٹیفکیٹ دینے والے پروفیسر کی گرفتاری

لاہور ۱۶ جون ۔ سی ۔ آئی ۔ اے پولیس نے پروفیسر سیم آر نظر نسیم کو جو پنجاب یونیورسٹی کے ممتحن بھی ہیں ۔ پاکستان کی دفعہ ۲۰ ۔ الف ۴۹۸ ۔ الف کے تحت گرفتار کر لیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ پروفیسر مختلف امتحانوں میں فیل ہونے والے امیدواروں کو ان کے حسب منشاء ۱۳۵ سے لیکر تین سو روپیہ تک وصول کر کے میٹرک اور سینئر کیمبرج وغیرہ کے جعلی سرٹیفکیٹ بنا دیا کرتا تھا ۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق کئی طلباء پروفیسر کے سرٹیفکیٹوں کی بنا پر ایل ایل ۔ بی اور ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس میں بھی داخل ہو چکے ہیں ۔

متروکہ جائیداد کا مسئلہ حل کرنے میں پاکستان کا تعاون حاصل کیا جائیگا

نئی دہلی ۱۶ جون ۔ بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر اجیت پرشاد جین نے ایک نشریہ تقریر میں کہا ہے ۔ کہ بھارت گذشتہ ناکامیوں سے قطع نظر متروکہ جائیداد کے مسئلے کے تصفیہ کے لئے پاکستان کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا ۔ آپ نے کہا ۔ اس سے پہلے بھی ہماری کوشش یہی رہی ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لئے ہر ممکن طریقے حکومت پاکستان کی مدد حاصل کی جائے ۔ اور متعدد مواقع پر ہمیں مایوسی کا منہ بھی دیکھنا پڑا ۔ آپ نے کہا ۔ پاکستان میں سکھوں اور ہندوؤں کی متروکہ جائیداد کو بھارت میں مسلمانوں کی متروکہ جائیداد سے کئی گنا زیادہ ہے ۔

بھارت نے پاکستان کو پیشکش کی تھی ۔ کہ وہ جائیداد متروکہ کے معاوضہ کی ادائیگی کے لئے بالمقطع رقم ادا کر دے لیکن پاکستان نے اسے تسلیم نہ کیا تھا ۔ مسٹر جین نے کہا ۔ متروکہ جائیداد کا تنازعہ بہت پرانا ہو چکا ہے ۔ اور اس کے حل میں مزید تاخیر سے پناہ گزینوں کو شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا ۔ بھارت مسلم تارکین وطن کو ان کی جائیداد کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے ۔ گذشتہ دسمبر میں مسلمانوں کی جائیداد متروکہ کی قیمت متعین کرنے کا کام شروع کیا گیا تھا ۔ اس میں سے تقریباً نصف جائیداد کی قیمتیں لگائی جا چکی ہیں ۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ جون ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق آج کی اطلاع ہے کہ کل سے دانت نکلنے کے بعد بخار زیادہ ہو گیا ہے ۔ اور دل میں گھبراہٹ ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

انسانی حقوق کے کمیشن میں آزادی سفر کی حمایت

کراچی ۱۶ جون ۔ ڈاکٹر وحید پاکستانی مندوب نے آزادی سفر کے حق اور فرد کے اپنی جائے سکونت منتخب کرنے کے حق پر انسانی حقوق کے کمیشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ " اس دفعہ کو معاہدہ میں برقرار رکھنے کے سوال پر اظہار خیال کیا گیا ہے ۔ مذکورہ دفعہ کے موجودہ متن میں جس قدر پابندیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کے علاوہ مزید ...

مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کا انحصار ہے

آکسفورڈ مجلس میں مسٹر اصفہانی کی تقریر

لندن (بذریعہ ڈاک) مسٹر ایم ۔ اے ۔ ایچ اصفہانی پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ برطانیہ نے آکسفورڈ یونیورسٹی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ " ہم نے کمزوروں اور مظلوموں کی حمایت کرنے والی قوموں کا ہمیشہ ساتھ دیا ہے " ۔ مسٹر اصفہانی نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ " مسئلہ کشمیر پر پاکستان و ہندوستان کے تعلقات کا انحصار ہے اور چونکہ برصغیر کا امن اور خوشحالی اس مسئلہ کے حل پر مبنی ہے ۔ لہٰذا جتنی جلد یہ مسئلہ حل ہو جائے ۔ اتنا ہی دونوں ممالک کے لئے بہتر ہے ۔ بے شک پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دیگر تنازعات بھی ہیں ۔ ان میں سے چند تنازعات ناواجب نظر آتے ہیں ۔ لیکن میری رائے میں مسئلہ کشمیر ان تمام تنازعات کے حل کی کلید ہے ۔ کیونکہ مسئلہ کشمیر حل ہوتے ہی خیر سگالی اور اعتماد دوبارہ پیدا ہو جائے گا ۔ جس سے دیگر مشکلات دور ہو جائیں گی ۔

ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ

مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر گراہم کی یہ آخری کوشش حقیقتہً آخری کوشش ثابت ہوگی ۔ سلامتی کونسل کے سامنے مسئلہ کشمیر پیش ہوئے ساڑھے چار برس ہو چکے ہیں ۔ لہٰذا اب نہایت ضروری ہے ۔ کہ کوئی واضح نتیجہ برآمد ہو ۔ (اے پی ۔ سی)

بھارت نے ۱۹۵۰ء ہی میں پاکستان کی سرحد پر فوجیں جمع کر دی تھیں

کراچی ۱۶ جون ۔ گذشتہ سال کچھ چار برمی ایڈیٹروں نے بھارت کا دورہ کیا تھا ۔ ان میں سے ایک مسٹر تو تھان تن نے برما کے روزنامہ " گارڈین " کی ۱۲ جون کی اشاعت میں انکشاف کیا ہے ۔ کہ بھارت کے کمانڈر انچیف جنرل کری آپا نے گذشتہ جولائی میں انہیں بتایا تھا ۔ کہ بھارت نے پاکستان کی جانب سے متوقع خطرہ کے پیش نظر ۱۹۵۰ء ہی میں پاکستان کی سرحد پر فوجیں جمع کر دی تھیں ۔ یاد رہے مسٹر لیاقت علی خاں مرحوم وزیر اعظم پاکستان نے جولائی ۱۹۵۱ء میں (بھارتی فوجوں کے اجتماع سے ایک سال بعد) پنڈت نہرو سے کہا تھا ۔ کہ وہ بین الاقوامی امن کے لئے پاکستان کی سرحدوں سے بھارتی فوجیں ہٹا لیں ۔ لیکن پنڈت نہرو نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا ۔ کہ یہ اطلاع غلط ہے ۔ ہماری فوج کی معمولی تعداد محض دفاعی اغراض کے لئے پاکستان کی سرحد پر متعین کی گئی ہے ۔

م آپ نے بتایا بھارت نے اب تک ۷۵ لاکھ پناہ گزینوں کی آبادکاری پر ایک ارب ۲۶ کروڑ روپیہ صرف کیا ہے ۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۵۲ء

انوکھی قسم کی نکتہ چینی

چوہدری ظفر اللہ خان نے ایک مذہبی خبر رساں ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے بقول ایک لوکل معاصر فرمایا کہ عیسائی دنیا مسلمانوں سے ملکر کمیونزم کی مادہ پرستی کا مقابلہ کرے۔ معلوم نہیں اس میں کونسی قابل اعتراض بات ہے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ معاصر مذکور کو اس سے چوہدری صاحب پر انوکھی قسم کی نکتہ چینی کا موقعہ ضرور مل گیا ہے۔ معاصر فرماتا ہے۔

چوہدری صاحب کو بڑی دور کی سوجھی ہے۔ پہلے اسلامی ملکوں اور ایشیائی ملکوں میں اتحاد کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا لیجئے۔ ابھی سے اسلام اور عیسائیت کے مابین اتحاد کی فکر آپکو کیوں لاحق ہو گئی ہے۔

معاصر کے خیال میں یہ دونوں کام ایک وقت میں نہیں ہوسکتے۔ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس کے بعد کے افتتاحیہ سے ثابت ہوتا ہے معاصر کو یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ پاکستان کی قسمت کسی سیاسی بلاک سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ اور معاصر کمیونزم کے معنے روس سمجھتا ہے۔

حالانکہ کمیونزم ایک نظریہ ہے جس کی بنیاد سراسر مادیات پر ہے۔ اور یہ مذہبیت کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔ اور اس کی مذہبیت کے ساتھ جنگ۔ مختلف سیاسی بلاکوں کی باہمی جنگ سے ایک بالکل علیحدہ حیثیت رکھتی ہے آجکل کی مادہ پرست دنیا میں کمیونزم مادی تحریک ہونے کی وجہ سے بہت منظور ہو رہی ہے۔ اور جہاں جہاں اس کا اثر پہونچتا ہے۔ وہاں وہاں روحانی اقدار اور بھی کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ ایسی صورت میں صرف روحانیت کا احیاء ہی دنیا کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے جو کچھ مذہبی خبر رساں ایجنسی سے کہا ہے۔ وہ اس نقطۂ نظر سے کہا ہے۔ اور ہم نہیں سمجھتے کہ ایسا کرنے سے ان سے کونسی ایسی خطا سرزد ہو گئی ہے۔ کہ معاصر کو اتنی لمبی تنقید کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ اور ان کے ایسا کہنے سے مختلف سیاسی بلاکوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات میں کیا فرق پڑتا ہے؟ چوہدری ظفر اللہ خان بے شک وزیر خارجہ ہیں۔ مگر وہ وزیر خارجہ سے پہلے ایک انسان اور ایک مسلمان ہیں۔ ایک ایسے مذہبی انسان ہیں جو مذہبی اخلاقی اقدار کا دنیا سے ملیامیٹ ہونا کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اگر انہوں نے اس کار خیر میں عیسائی دنیا کو تعاون کی دعوت دی ہے۔ تو انہوں نے کوئی قصور نہیں کیا۔

معاصر نے اپنے دوسرے دن کے افتتاحیہ میں جو کچھ چوہدری ظفر اللہ خان کے شوق تبلیغ کے متعلق فرمایا ہے۔ ہمیں اس کی معاصر سے قطعاً توقع نہیں تھی۔ یہ عجیب منطق ہے۔ کہ کسی ملک کا وزیر خارجہ ہو کر انسان اپنے تمام حقوق انسانیت ہی زائل کر بیٹھتا ہے۔ اگر معاصر ہمیں معاف رکھے۔ تو ہم عرض کریں گے۔ کہ یہ انوکھی منطق صرف . . . . کی منطق ہے کسی سنجیدہ اور ہوشمند آدمی کی منطق نہیں۔ اس انوکھی منطق کو بڑھایا گیا تو کل شائد یہ بھی کہا جا سکے کہ خواجہ ناظم الدین پاکستان کے وزیر اعظم ہوتے ہوئے نماز کیوں پڑھتے ہیں۔ ... لڑکے کی شادی میں کیوں شامل ہوتے ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ کراچی میں احمدیوں نے جو شرمناک اور ننگ اسلام کردار دکھایا اس کی ذمہ داری معاصر چوہدری ظفر اللہ خان پر دھرتا ہے۔ کیا احراریوں نے جو کچھ سیالکوٹ، ڈیرہ غازیخان، سرگودھا، لائل پور وغیرہ مقامات پر کیا۔ اور ہر جگہ کر رہے ہیں۔ اور اوکاڑہ وغیرہ میں جو قتل ہوئے۔ یہ سب کچھ چوہدری ظفر اللہ خان کی وجہ سے ہوا؟ اگر وزیر خارجہ اپنے مذہبی جلسہ میں تقریر نہیں کر سکتے۔ تو پھر حکومت کا کوئی عہدے دار کسی معاشرتی یا مذہبی تقریب میں حصہ نہیں لے سکتا۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے۔ جو اس شرط پر ملک کا بڑے سے بڑا حکومتی عہدہ بھی قبول کرنے کے تیار ہو گا۔ کہ وہ پہلے اپنے تمام بنیادی انسانی حقوق اس بڑے سے عہدہ کی کالی ماتا کے بھینٹ چڑھا دے۔

عالم فاضل بیچ رہے ہیں اپنا دین ایمان

مولوی عبدالحامد صاحب القادری بدایونی نے جو بیان المنتظر کراچی میں شائع کرایا ہے اس بیان کا کچھ حصہ الفضل ۱۵ جون ۱۹۵۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس بیان میں آپ نے جماعت احمدیہ کے اعتقادات کے متعلق جو غلط بیانیاں کی ہیں سو کی ہیں حیرت ہے کہ آپ نے انتہائے جوش تعصب میں قائداعظم اور خان لیاقت علیخان تک کو بھی مورد الزام ٹھہرانے سے گریز نہیں کیا۔ اور فرمایا ہے کہ جب آپ نے احمدیت کے خلاف تجویز پیش کی۔ تو قائداعظم نے مولوی صاحب کو خدا اور رسول کا واسطہ دے کر کہا کہ آپ فی الحال اپنی تجویز واپس لے لیں گویا قائداعظم محض زمانہ ساز اور ابن الوقت تھے۔ احمدیوں کو دھوکہ دیکر ان کے ووٹ لینا چاہتے تھے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مسلم لیگی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی منتخب کرا سکیں۔ اور دنیا کو یہ دھوکا دے سکیں۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت پاکستان کی خواہشمند ہے۔

مولوی صاحب ذرا اپنے دل میں سوچیں کہ یہ کتنا بڑا الزام ہے جو آپ قائداعظم پر لگا رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قائداعظم نے دنیا کو فریب دے کر پاکستان حاصل کیا ہے۔ اور خدا جانے ایسے اور کتنے فریب انہوں نے اپنی مطلب براری کے لئے کئے ہوں گے نعوذ باللہ من ذالک وہ قائداعظم جس نے اس زمانہ میں سب سے بڑی مسلمانوں کی مملکت اپنے

(باقی ...)

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ اور ان کا ادا کرنا خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کا نہ ادا کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو کہ ہر مسلمان مرد۔ عورتوں۔ بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ بعض معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو خود نہ ادا کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع اور جو اسکی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس کے لئے نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے۔ جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس کے لئے نصف صاع ہی ادا کرنا افضل ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ تو نیتوں کو دیکھتا ہے۔ پس ایک شخص اگر نصف صاع ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اس کو ادا کرتا ہے۔ وہ اس شخص سے بغایت درجہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بہتر ہے جس کی حیثیت اس کو سالم صاع کی ادائیگی کا حکم دیتی تھی۔ مگر اس نے نصف صاع ادا کیا۔ پس ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق نیک نیتی سے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔ تا وہ مستحق ثواب بن سکے۔ کیونکہ ہر شخص اپنی نیت اور اخلاص کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے۔ تا بیوگان اور یتامیٰ کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے۔ اور ان کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو۔ جو اس صدقہ کا مستحق ہو۔ تو وہ تمام رقم غرباء پر خرچ کرنے کے بعد جو بچ جائے وہ مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔

نوٹ:- غلہ کی اوسط قیمت گیارہ روپے فی من لگائی گئی ہے۔ اور اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ۱۲؍ اور نصف صاع کی قیمت ۶؍ مقرر کی جاتی ہے۔

نظارت بیت المال

درخواست ہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ اہلیہ عبدالغفور مرحوم حال پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ رعشہ کی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں نیز ان کی مالی حالت کمزور ہے۔ اور دنیاوی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان کے لئے دعا فرمائیں۔ بنت پیر محمد یوسف صاحب مرحوم (۲) میرا لڑکا اقتدار حسین بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہے۔ احباب اس کی صحت و تندرستی کے لئے اور میرے ایک خاص مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد) بدر ... حسین سکول آف سگنل راولپنڈی

۲۳

خطبہ جمعہ

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں

اور

بدقسمت ہیں وہ جن کے لئے خدا تعالیٰ خود اپنے فضلوں کے دروازے کھولتا ہے اور وہ منہ پھیر لیتے ہیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ :- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

یہ مہینہ رمضان کا ہے۔ اور آج اس پر پانچواں دن گذر رہا ہے۔ چونکہ گزشتہ مہینہ تیس دن کا ہوا تھا۔ اس لئے اگر رویت ہلال میں کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ تو پھر یہ

رمضان کا مہینہ

۲۹ دن کا ہوگا۔ کیونکہ تیس تیس دن کے دو مہینے جمع نہیں ہوا کرتے۔ پس آج کے بعد رمضان کے ۲۴ دن رہ گئے ہیں۔ اور آج پہلا جمعہ رمضان کا ہے۔ جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیت دعا کا دن ہے۔ اور رمضان بھی قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔ جمعہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں آجائے۔ اور خاموش بیٹھ کر ذکر الٰہی میں لگا رہے۔ امام کا انتظار کرے۔ اور بعد میں اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے۔ اور نماز باجماعت میں شامل ہو۔ تو اس کے لئے خاص طور پر

خدا تعالیٰ کی برکات

نازل ہوتی ہیں۔ اور پھر ایک گھڑی جمعہ کے دن ایسی بھی آتی ہے۔ کہ جس میں انسان جو دعا بھی کرے قبول ہو جاتی ہے۔ قانون الٰہی کے ماتحت اس حدیث کی یہ تعبیر تو ضرور کرنی پڑے گی۔ کہ وہی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جو سنۃ اللہ اور قانون الٰہی کے مطابق ہوں۔ لیکن جہاں یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ وہاں یہ آسان امر بھی نہیں جمعہ کا وقت قریباً دوسری اذان سے یا اس سے کچھ دیر پہلے شروع ہو کر نماز کے بعد سلام پھیرنے تک ہوتا ہے۔ اگر یہ دونو وقت ملا لئے جائیں۔ اور خطبہ جمعہ چھوٹا بھی ہو۔ تو یہ وقت آدھا گھنٹہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر خطبہ لمبا ہو جائے۔ تو یہ وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس ایک گھنٹے یا ڈیڑھ گھنٹے میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے۔ کہ جب انسان کوئی دعا کرے۔ تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن اس نوے منٹ کے عرصہ میں انسان کو یہ علم نہیں ہوتا۔ کہ آیا پہلا منٹ

قبولیت دعا

کا ہے۔ دوسرا منٹ قبولیت دعا کا ہے۔ یا تیسرا منٹ قبولیت دعا کا ہے۔ یہاں تک کہ ۹۰ منٹ کے آخر تک انسان کسی منٹ کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہے گویا وہ گھڑی جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ۹۰ منٹ میں تلاش کرنی پڑے گی۔ اور وہی شخص قبولیت دعا کا موقعہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔ جو برابر ۹۰ منٹ تک دعا کرتا رہے اور ۹۰ منٹ تک برابر دعا میں لگے رہنا اور

توجہ کو قائم رکھنا

ہر ایک کا کام نہیں۔ بعض لوگ تو پانچ منٹ تک بھی اپنی توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ مثلاً میں اس وقت نماز کے لئے آیا ہوں۔ انسان ادھر ادھر نظر مارتا ہی ہے۔ میں نے خطبہ سے پہلے بعض لوگوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ سنتیں پڑھ رہے تھے۔ اور یکدم ان کی آنکھ ادھر ادھر جا پڑتی تھی۔ سنتوں پر ڈیڑھ دو منٹ لگتے ہیں۔ مگر اس تھوڑے سے وقت میں بھی وہ کبھی دائیں دیکھتے تھے کبھی بائیں دیکھتے تھے۔ کبھی زمین کی طرف دیکھتے تھے۔ کبھی آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ جب ڈیڑھ دو منٹ تک توجہ کو قائم رکھنا مشکل ہے۔ تو نوے منٹ تک دعا کرتے رہنا ذکر الٰہی میں لگے رہنا اور توجہ کو ایک ہی طرف قائم رکھنا آسان امر نہیں ہو سکتا۔

پس بظاہر یہ آسان بات نظر آتی ہے چنانچہ بعض لوگ کہتے بھی ہیں کہ یہ کتنا

آسان گُر ہے

لیکن باوجود اس کے کہ یہ آسان گُر ہے۔ دس ہزار تو کیا دس لاکھ میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں۔ جو اس وقفہ میں دعا قبول کرانے کی کوشش کرتا ہو۔ اگر ہر ایک سے پوچھا جائے۔ کہ تم نے اپنی ۲۰، ۳۰ یا ۴۰ سال کی عمر میں کتنی دفعہ اس موقعہ پر دعا قبول کرانے کی کوشش کی ہے۔ تو غالباً ۹۹ فیصدی بلکہ ۹۹ فیصدی ایسے لوگ نکلیں گے۔ جو کہیں گے ہمیں تو کبھی اس کا خیال ہی نہیں آیا ہو سکتا ہے کہ کوئی کہہ دے میں نے دعا مانگی ہے۔ لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے اس گھڑی کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔

غرض اس

مبارک گھڑی

کو پکڑنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خطبہ کے شروع سے نماز کے ختم تک برابر دعا میں لگا رہے۔ کہنے کو تو ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ بڑا آسان گُر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو گُر کہا جاتا ہے۔ کروڑوں میں سے ایک شخص بھی اسے پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بہرحال یہ دن بھی ان دنوں میں سے ہے۔ جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ادھر رمضان کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان ایام میں دعائیں قبول ہوتی ہیں جو لوگ راتوں کو اٹھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور ان کی مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ غرض

رمضان کے ایام

بھی ایسے ہیں۔ جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خصوصاً لیلۃ القدر میں دعاؤں کی قبولیت کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے۔ اس رات کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلٰم۔ ھی حتی مطلع الفجر۔ یعنی سورج کے ڈوبنے سے لے کر صبح تک کلام الٰہی لانے والے فرشتے اترتے رہتے ہیں۔ سلامتی۔ رحمتیں اور برکتیں بنی نوع انسان پر چھا جاتی ہیں۔

غرض

جمعہ اور رمضان

دونوں اپنے اندر برکتیں رکھتے ہیں۔ لیکن اگر جمعہ اور رمضان دونوں جمع ہو جائیں۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ اس وقت کتنی برکات کا اجتماع ہو جائے گا۔ آج جمعہ بھی ہے۔ اور رمضان بھی ہے۔ پنجابی میں مثل ہے۔ چُپڑی بھر دو دو اور کیا چاہیئے۔ ہمارا ملک غریب تھا لوگ سمجھتے تھے کہ چپڑی ہوئی روٹی ایک ہی مل سکتی ہے۔ دو نہیں۔ اس لئے یہ مثل بن گئی۔ کہ روٹی چپڑی ہوئی ہو۔ اور پھر دو دو مل جائیں۔ تو اور کیا چاہیئے۔ اگر ایک شخص کو دو چپڑی ہوئی روٹیاں مل جاتی ہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ مجھے اور کیا چاہیئے۔ اسی طرح جیسے قبولیت دعا کے دو مواقع مل جائیں۔ تو اسے اور کیا چاہیئے۔ رمضان کی اس دفعہ بندش کچھ ایسی ہے کہ اس میں چار جمعے آئیں گے۔ بعض سالوں میں رمضان میں پانچ پانچ جمعے بھی آجاتے ہیں۔ مثلاً مہینہ جمعہ یا ہفتہ سے شروع ہو گیا۔ تو اس میں پانچ جمعے بھی آجاتے ہیں۔ لیکن اس سال رمضان میں پانچ جمعے نہیں آئیں گے۔ چار آئیں گے۔ اور ان کے علاوہ باقی ایام بھی برکت والے ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان

ان ایام سے فائدہ اٹھائے

کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ ان پر برکتوں کے دن آتے ہیں۔ لیکن وہ ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نہیں رکھتے۔ مثلاً نابالغ بچے ہیں ان پر روزے فرض نہیں۔ اور نہ وہ روزے رکھ سکتے ہیں۔ یا بوڑھے ہیں۔ ان کے قویٰ انہیں جواب دے چکے ہوتے ہیں۔ روزے ان پر فرض بھی نہیں اور وہ رکھتے بھی نہیں۔ یا مثلاً بیمار ہیں۔ ان کی قوت مضمحل ہو چکی ہوتی ہے۔ اور روزہ رکھنے سے خدا تعالےٰ نے انہیں منع فرمایا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو ان ایام سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے اور ان میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہوتی ہے اور ماحول بھی ایسا ہوتا ہے جو انہیں روزہ رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے اس فضل اور احسان سے کہ جو بیمار ہیں وہ روزہ نہ رکھیں وہ

ناجائز فائدہ

اٹھاتے ہیں۔ اور بیمار بن جاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ تم سوئے ہوئے کو تو جگا سکتے ہو۔ لیکن جو مچلا بنتا ہے۔ اور وہ جاگنا نہیں چاہتا اسے نہیں جگا سکتے۔ اس لئے کہ سوئے ہوئے شخص کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اسے جگا رہا ہے اس لئے جونہی تم اسے ہاتھ لگاؤ گے۔ وہ جاگ اٹھے گا۔ لیکن جو جان بوجھ کر سویا ہوا بنتا ہے اسے علم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اسے جگا رہا ہے۔ اس لئے وہ نہیں جاگے گا۔ اسی طرح جو لوگ بیمار بنتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے اس فضل اور احسان سے جو بیماروں پر ہے۔ ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا تو کوئی علاج ہی نہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں صحت دی ہوتی ہے ایمان دیا ہوتا ہے۔ وہ

رمضان کی قدر و قیمت

ہیں
کو سمجھتے ہیں۔ پھر وہ روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ایسے لوگوں کے لئے ایک مہینے کے برابر لمبی سرنگ آجاتی ہے۔ جس میں سے گزرتے ہوئے وہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کو حاصل کر لیتے ہیں اور خدا تعالےٰ سے اپنی وہ دعائیں منواتے ہیں جن کو قبول کروانے کی صورت پہلے نظر نہیں آتی تھی۔ یہ لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ اور جب رمضان سے نکلتے ہیں۔ تو ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ بعض دفعہ وہ رمضان کے مہینے میں ننگے داخل ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی عطا کی ہوئی خلعتوں سے لدے ہوئے نکلتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ روحانی بیماریوں سے مضمحل اور خمیدہ کمر کے ساتھ رمضان میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن چست و

چالاک اور تندرست شخص کی شکل میں نکلتے ہیں۔ کئی لوگ روحانی طور پر اندھے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن سجاکھے۔ دیکھنے والے اور تیز نظر والے نکلتے ہیں۔ کئی لوگ دل کے جذامی اس مہینہ میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن جب یہ مہینہ ختم ہوتا ہے۔ تو ان کے چہروں پر

خوبصورتی۔ رعنائی اور شادابی

کا منظر ہوتا ہے۔ جسے ہر شخص دیکھتا ہے۔ اور واہ واہ کرتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اسکی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور بد قسمت ہیں وہ لوگ جن کے لئے خدا تعالےٰ خود اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھولتا ہے۔ اور وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ان پر بھی فضل کرے۔ جو خدا تعالےٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو بھی ہدایت دے۔ جو اپنی طبعی نابینائی کی وجہ سے اس کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

۲۹ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ جماعت کے دوست اس کی برکات اور فیوض سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہوں گے۔ ماہ رمضان کے آخر میں دوستوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائے خاص کے حصول کا موقعہ ہر سال وکالت مال کی طرف سے اس رنگ میں پیدا کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر وکیل المال ۲۹ رمضان المبارک کو ان مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جو اس تاریخ تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ یہ فہرست ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے پیش ہوگی۔ امید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ وعدہ کی جلد ادائیگی اور بالخصوص اس موقعہ پر ادائیگی جہاں دوستوں کے لئے خاص ثواب کا موجب ہو گی۔ وہاں دوست حضرت اقدس کے اس ارشاد کی بھی تعمیل کرنے والے ہوں گے کہ

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گزار دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ تمام رقوم تاریخ مذکورہ تک مرکزی خزانے میں داخل ہو جائیں

خاکسار:۔ وکیل المال ثانی
تحریک جدید
ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دوست اپنے ذہین بچوں

کو بھی بھجوائیں

از محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر

اس میں شک نہیں کہ تعلیم کے اعلےٰ معیار کو قائم رکھنا اور یونیورسٹی میں پوزیشن حاصل کرنا ہمارا نصب العین اور دوستوں کی زبردست خواہش ہے۔ لیکن امسال دوستوں کی اس خواہش کو پورا کرنا ہمارے بس کا روگ نہیں۔ کیونکہ اس وقت تک جو نئے طلباء ہمارے ہاں آکر داخل ہوئے ہیں۔ ان کی تعلیمی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن حاصل کر سکینگے۔ ایک خام خیال ہے۔ پوزیشن درکنار ان کا محض پاس ہونا ہی کارے دارد والا معاملہ ہے۔ گویا اب تک احباب جماعت نے صرف کمزور ہی کمزور بچے بھیجکر بجائے سکول کا نام روشن کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے الٹا ہمارے لئے دردسری کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ اس لئے اب میں ایسے دوستوں سے جن کے بچے نسبتاً ہونہار ہیں۔ یہ درخواست کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنے سکول کی طرف توجہ فرمادیں اور اپنے ایسے بچوں کو جن میں ہماری توجہ اور محنت سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت موجود ہو۔ ان کو بھی ہمارے پاس بھجوائیں۔ ہم ایسے والدین کو جن کے بچے تعلیم میں اچھے ہوں۔ یقین دلاتے ہیں کہ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے بچوں کو ان کی موجودہ حالت سے بہت زیادہ بہتر بنا سکتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ انہیں خود بھی یہاں آنے سے فائدہ ہوگا۔ اور ان کا اپنے قومی ادارہ پر احسان مزید براں ہوگا۔ ہونہار بچے ہی ہماری ڈھارس ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ دوستوں کی بے توجہی کی وجہ سے ہونہار عنصر کا یاں فقدان ہے حالانکہ ذہین بچے ہی قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اور ان پر سلسلہ کا حق فائق ہے

(خاکسار:۔ سید محمود اللہ شاہ)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا ناصر احمد مورخہ ۱۱ جون کو چند گھنٹے بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی کے پاس چلا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب برائے کرم اس کے لئے دعائے مغفرت اور ہمارے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

خاکسار احمد دین لاہور۔ چھاؤنی

غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام

از مکرم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب مقیم بورنیو

(۲)

سوئم:۔ لیکن غیروں میں آباد ہونے کے ساتھ اس ارشاد الٰہی کو یاد رکھنا بھی ضروری ہے جو فرمایا کہ الا ان تتقوا منھم تقٰۃ یعنی غیروں سے دوستی اور تعلقات ہوں تو ایسے طریق سے کہ ان لوگوں کے برے اثرات مومن پر اثر نہ کریں۔ یہ ویسے ہی ہے کہ جیسے ڈاکٹر کو سخت متعدی امراض کے مریضوں سے بھی بوقتِ علاج محبت و ہمدردی سے ملنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ڈاکٹر ہر اس احتیاط کو بھی عمل میں لاتا رہتا ہے جس کے ذریعے سے وہ خود ان متعدی اثرات سے بکلی محفوظ رہے۔

اور فاتحانہ عزائم والی جماعت کے لئے یوں بھی ضروری ہے کہ بجائے دوسروں کا اثر قبول کرنے کے خود اپنی خصوصیات کو ایسے عزم سے اور ایسے نمایاں طور پر قائم رکھے کہ انجام کار فریقِ ثانی ہم سے نقل کی امید کی بجائے خود ہماری نقل اور اقتداء کے لئے راغب ہوتا چلا جائے۔

اس ضمن میں دو امور کا بالخصوص ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(ا) اسلامی شعار یعنی داڑھی کا نمایاں رنگ میں رکھوانا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ چند بالوں کے رکھوانے کا براہ راست نیکی اور روحانیت سے کچھ تعلق نہیں۔ لیکن ہر عمل کی قیمت اس نیت سے ناپی جاتی ہے جو اس عمل کے پیچھے کام کر رہی ہو — انما الاعمال بالنیات۔ عمل خواہ بظاہر کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اگر اس کے پیچھے نیت اہم اور بڑی ہو تو نتیجہ اور قیمت کے لحاظ سے وہی عمل اہم بن جاتا ہے۔ مجھے اس صحابیؓ کی بات کبھی نہیں بھولتی جنہوں نے سر کے بال کچھ ایسی طرز کے رکھوائے ہوئے تھے جو خود تو انہیں بڑے مرغوب تھے لیکن ان کے محبوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ تھے۔ لہٰذا انہوں نے رسول اللہؐ کی خاطر فوراً اپنی مرغوبیت کو قربان کر دیا اور بال کٹوا کر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہؐ کی محبت میں اپنے بالوں سے دشمنی کی۔ اب چند بالوں کا رکھوانا یا کٹوانا اپنی ذات میں نہایت معمولی سا عمل ہے۔ لیکن اگر اس عمل کے پیچھے خدا اور رسول کی محبت اور اطاعت کام کر رہی ہو تو یہی چھوٹا سا عمل اللہ تعالےٰ کی نظر میں ایک عمل ثقیل اور ایک عمل مقبول بن جائے گا اور جب اللہ کے حضور کوئی عمل مقبول ہو جائے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس کی برکت میں اور کئی ظاہر و باطن نئے نیک اعمال کی مزید توفیق دے دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ اس کے خزانے کیسے وسیع ہیں

انگریزی فوجی ملازمت کے دوران میں جب ایک احمدی افسر سے کہا گیا کہ اجی داڑھی منڈوانا بادشاہ انگلستان کا حکم ہے تو اس نے یہی جواب دیا کہ ہمارے بادشاہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تو یہی فرمان ہے کہ داڑھی رکھواؤ۔

دراصل احمدی مسلم کی داڑھی چند بالوں کا نام نہیں ہے بلکہ یہ اس چیلنج کا نام ہے جو غیروں میں چلتے پھرتے ہوئے زبانِ حال سے اہل مغرب کو دیا جاتا ہے کہ تو ہم لازماً ہر امر میں تمہاری نقل و اقتدار کے لئے تیار نہیں اور فاتحانہ انداز بھی تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب اپنی اسلامی خصوصیات میں دوسروں سے اپنی تقلید کروائی جائے۔

دراصل شراب کے کثرت استعمال کے نتیجہ میں انسانی وقار مفقود اور بے وقار شکلیں اختیار کرنے کا رواج بڑھ رہا ہے۔ داڑھی ہی دراصل مردانہ زینت وقار اور سنجیدگی کی علامت ہوتی ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ ابتداءً لوگ ہنستے ہیں لیکن استقلال سے متاثر ہو کر آخر کار آہستہ آہستہ خود بھی اس فعل کی سنجیدگی کے قائل ہو جاتے ہیں۔

(ب) **دوئم:۔** شریعت اسلامیہ کے منشاء کے مطابق احمدی عورتوں کا اپنے چہرہ اور لباس کی زینت کا پبلک کی نگاہوں سے چھپائے رکھنا ضروری ہوگا۔ بعض بیرونی ممالک میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ یہ وہ شاید کسی ایک ملک یا پاکستان و ہندہی کا کوئی رواج و دستور ہے۔ حالانکہ یہ ایک شریعت اسلامیہ کا حکم تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے ہے اور محض کسی خاص ملک سے مخصوص نہیں۔ مغرب نے دراصل بے چاری عورت کی خوشامد کر کے اس غریب کو ننگا کر کے رکھ دیا ہے بعینہٖ اسی طرح جس طرح ایک مکڑی نے پروں اور آنکھوں کے حسن کی تعریف کر کر کے مکھی کو اپنے جال میں پھنسا لیا تھا۔

اب جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی اتباع کرتے ہوئے عورت کو دوبارہ اس کی حقیقی عزت و شرف اور عفت کے مقام پر کھڑا کر سکتی ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ دیگر اقوام ہماری مستورات کے پردہ پر ہنستی ہیں مگر اس ہنسی کے پیچھے کوئی معقول دلیل نہیں ہوتی بلکہ محض استعجاب و حیرت ہوتی ہے۔ اپنے لباس اور چہرہ کی زینت کو ایک سادہ کپڑے کے اوورکوٹ کے ذریعہ سے پبلک کی حیاسوز نگاہوں سے چھپانے میں حقیقۃً کوئی ہنسی کی بات نہیں ہوتی۔ رومن کیتھولک ننز بھی اپنا یونی فارم اس قسم کا پہنتی ہیں اور حتیٰ کہ پیشانی اور چہرہ بھی کچھ اس قسم کے گھونگٹ سے چھپا ہوا ہوتا ہے کہ جو قریباً قریباً اسلامی پردہ ہی بن جاتا ہے۔ اب جو بات ایک ننّ کے لئے حیا و عفت کی حفاظت اور نیکی و وقار کے لئے مناسب سمجھی گئی ہے فطرت تو یہی کہتی ہے کہ ہر شریف عورت کے لئے وہی طریق انسب ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اہل مغرب میں مختلف پیشہ ور اپنی اپنی حاجاتِ مخصوصہ کے پیش نظر ایسے عجیب عجیب اور funny یونی فارم پہنتے ہیں کہ پہلی بار نظر پڑنے پر تو ضرور ہنسی آ جاتی ہے۔

اور اگر ہنسی کا ہی خیال کیا جائے تو پھر تو نماز با جماعت بھی (نعوذ باللہ) ترک کر دینی چاہیئے بلکہ محض نماز بھی کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مغربی لوگ کھلے میدان میں رکوع و سجود کی حرکات کو دیکھ کر حقارت اور ہنسی کے رنگ میں ایک دوسرے کو آنکھ کے اشارے کرتے ہیں واذا مروا بھم یتغامزون اسی طرح نماز کے علاوہ وضو تو ہمارے وضو دوں پر بھی ہنستے ہیں۔ اس طرح ہم اگر اپنی ایک ایک خصوصیت ان کی ہنسی کی بناء پر چھوڑنے لگے تو فاتح کی بجائے ہم گویا مفتوح بنتے جا رہے ہیں رہ گئے۔

غرض یہ کہ دنیا کو روحانی طور پر فتح کرنے والی قوم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ رعب دجال کو اپنے اوپر اثر انداز نہ ہونے دے اور اپنے اسلامی شعار اور اسلامی خصوصیات کو فاتحانہ انداز سے قائم رکھے۔

سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی دعا فرمائی ہے کہ

"نہ آوے ان کے گھر تک رعبِ دجّال"

چہارم:۔ آیت مذکورہ میں فضل اللہ کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔ اور فضل اللہ ہمیشہ فضل عظیم ہی ہوتا ہے۔ اس کی رحمت اور اس کے فضل کی کوئی حد بندی نہیں ہو سکتی لہٰذا ابتغوا من فضل اللّٰہ کے الفاظ سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ محض سرکاری ملازمتوں کی قسم کی محدود آمدنیوں کے خیال کو ترک کر دیا جائے اور غیر ممالک میں پھیل کر اس رزق کو ڈھونڈا جائے جو رزق بغیر حساب کے الفاظ سے کلام الٰہی میں مذکور فرمایا گیا ہے۔ محدود آمدنی والی ملازمتوں میں وہ برکت نہیں ہوتی جو فضل اللہ کے الفاظ میں مومن کے لئے مستور رکھی گئی ہے۔

نیز دیکھا گیا ہے کہ تجارتی ترقی کرنے والی اقوام میں ایک محدود آمدنی اور ایک محدود منتہائے نظر کی بجائے ہر وقت اور بڑھاؤتی ہی کا خیال کارفرما رہتا ہے۔ تجارت میں ایک ہزار کی آمد والا یہی چاہتا ہے کہ ہزار سے دو ہزار ہو جائے۔ اور دو ہزار والا چار ہزار چاہتا ہے اور لاکھ والا دو لاکھ۔ اور ایک کروڑ والا دو کروڑ ہی چاہتا ہے۔ اور اسی طرح مسابقت اور ترقی اور بڑھاؤتی کے خیال ہی سے ساری قوم بحیثیت مجموعی مالی اور تجارتی ترقی حاصل کر لیتی ہے۔

واللّٰہ ذو رحمۃ واسعۃ وذو فضل عظیم ویرزق من یشاء بغیر حساب وھو خیر الرازقین۔

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوئے ہیں۔ خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین اور قرض ہو۔ جس کے وصول کی غالب امید ہو سکتی ہو۔ ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے — جب راس المال پر سال گذر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوئے ہیں۔ گو ابھی ان پر سال نہ گذرا ہو تو بھی راس المال کے ساتھ ان کی بھی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ ہاں جو قرضہ ایسا ہو کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا خفیف سی امید ہے۔ اور غالب گمان یہی ہے کہ وصول نہیں ہوگا۔ پس ایسے قرضہ یا دین پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر باوجود امید نہ ہونے کے جب وہ وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے مگر پہلے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے:۔

نظارت بیت المال ربوہ

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی علالت

مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم محترم بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کو بخار سے آرام ہے۔ لیکن ضعف کی وجہ ابھی کوئی دماغی کام نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آج کچھ ڈاک کا جواب لکھتے بیٹھے تھے کہ سر چکرا گیا اور گر گئے اور اس کا اثر دل پر بھی ہے۔ اس واسطے ان کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز جو دوست ان کو خط لکھیں ان کو ایسی حالت میں اگر جواب نہ ملے تو معذور سمجھیں۔

اعلان معافی

چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹۸ جنوبی سرگودھا کو بوجہ خلاف ورزی نظام سلسلہ اخراج از جماعت کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ اب چوہدری صاحب نے اپنے اس فعل پر اظہار ندامت اور معافی کی درخواست کی ہے اور حضور نے انہیں ازراہ مہربانی معاف فرما دیا ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

فضول گوئی سے اجتناب اور ماہِ رمضان

از محترم غلام رسول صاحب چک ۳۵ تعلیم الاسلام کالج لاہور

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ رمضان شریف کے مہینہ میں شیطان جکڑا جاتا ہے۔ اور مومن کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کے اور جہاں بہت سے مطلب ہیں۔ وہاں یہ بھی مطلب نکلتا ہے۔ کہ مسلمان روزے کی حالت میں ظاہری قوتی اور باطنی طاقتوں کو منشاء خداوندی کے ماتحت ڈھال دیتا ہے۔ اور دنیا کی آلائش سے منزہ ہو کر رمضان شریف کے دن گذارتا ہے۔ برکات الٰہی کا وارث بنتا ہے۔

جہاں اور جلدت سے ظاہری قوی ہیں۔ وہاں زبان بھی ہے۔ چونکہ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے۔ جو نقشہ دل پر کھنچتا اور جس چیز کا تصور دل میں آتا ہے۔ اس کا اظہار زبان ہی کیا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی تاثیر قلب پر زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر رمضان میں کثرت سے ذکر الٰہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور فضول گوئی سے منع فرمایا ہے۔ ویسے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی عادت مبارک تھی۔ کہ فراغت کے وقت دینی باتوں اور کاموں میں مشغول رہتے۔

زبان کے متعلق گناہوں سے روکنے کے لئے قرآن شریف میں آتا ہے۔ لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے۔ فضول اور بے فائدہ کلام نہ کرو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کا کفیل ہو گیا میں اس کے لئے جنت کا کفیل ہو گیا۔ اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ زبان ہی کے کرتوت اکثر لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیں گے۔ لہٰذا اس کی حفاظت ضروری ہے۔ مسلمان کو چاہیئے۔ اگر زبان ہلائے۔ تو نیک بات اور کلمۃ الخیر کہے ورنہ خاموش رہے۔

یاوہ گوئی اور لچر زبان سے انسان پر کئی آفات آ جاتی ہیں۔ چونکہ ہر ایک کی تشریح کا یہ موقع نہیں۔ اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے پانچ آفات کو بیان کر دیا جاتا ہے۔ جن میں لوگ بکثرت مبتلا رہتے ہیں۔

پہلی آفت جھوٹ بولنا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ وہ خدا کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں مروی ہے۔ جھوٹ بولنا مسلمان کی شان نہیں۔ ایمان اور جھوٹ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ایک آدمی حضور کے پاس بیعت کرنے کے لئے آیا۔ اور آپ سے فرمایا۔ میں ہر قسم کی برائی میں مبتلا ہوں۔ کیا میری بیعت قبول فرمالیں گے۔ رسول مقبول نے فرمایا۔ ہاں لیکن جھوٹ ترک کر دیں۔ اس آدمی نے اس شرط پر کہ میں جھوٹ ترک کر دوں گا۔ بیعت کر لی۔ دل میں خوش ہوا کہ رسول کریم نے کیا ہی آسان بات پر بیعت قبول فرمالی ہے۔ ایک دفعہ اس آدمی کے دل میں چوری کا خیال آیا۔ جب تیاری کر کے چوری کو چلا۔ تو فوراً اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ مجھے رسول مقبول کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو اگر میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو مجھ پر سزا وارد ہو گی۔ اور لوگوں میں خفت اٹھانی پڑے گی۔ اور جھوٹ بولا۔ تو وعدہ کی خلاف ورزی ہو گی۔ اس طرح وہ چوری سے رک گیا۔ وہ مسلمان آدمی فرماتا ہے۔ اسی طرح جب کبھی میں کوئی برائی کرنے کا ارادہ کرتا۔ مجھے وعدہ یاد آ جاتا اور برائی سے رک جاتا۔ اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جھوٹ اُمّ الخبائث ہے۔ اور اس کے ترک کرنے سے انسان کو ہر نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ چونکہ فضول گوئی اور لغو گوئی سے انسان عام جھوٹ بول جاتا ہے۔ جس سے زبان جھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور دل میں کجی آ جاتی ہے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ دل مر جاتا ہے۔ اور معرفت الٰہی حاصل کرنے کی قابلیت ہی نہیں رہتی۔ اس وجہ سے انسان کو فضول گوئی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

دوسری آفت غیبت کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے۔ کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ حدیث میں آتا ہے ”کہ غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے۔“ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”کہ شب معراج میں میرا گذر ایسی جماعت پر ہوا۔ جو اپنے منہ اپنے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ یہ لوگ غیبت کیا کرتے تھے۔“

غیبت کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی کسی کی غیر حاضری میں اس کے متعلق کوئی ایسی بات کرے اگر وہ سن پائے تو اس کو ناگوار گذرے یہ چیز غیبت کہلاتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی نے ایک موقع پر کسی عورت کا ٹھگنا ہونا ہاتھ کے اشارہ سے ظاہر کیا۔ اور کہا۔ یا رسول اللہ وہ عورت جو اتنی سی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا ”اے عائشہ تم نے ایک ایسی بات کی ہے۔ کہ جس کو اگر سمندر میں ملا دیا جاتا تو سمندر کا پانی کڑوا ہو جاتا۔“ بعض صورتیں ایسی ہیں جن پر بظاہر لفظ غیبت اطلاق پاتا ہے۔ لیکن وہ صورتیں صحیح ہیں۔

اول: مظلوم شخص ظالم کی شکایت افسر اعلیٰ تک پہنچائے۔ اور اپنے اوپر سے ظلم دفع کرنے کی نیت سے اس کے مظالم بیان کرے۔ تو گناہ نہیں ہے۔ البتہ ظالم کے عیوب ایسے لوگوں سے بیان کرنا جنہیں ان کو سزا دینے یا مظلوم کے اوپر سے ظلم دفع کرنے کی طاقت نہ ہو۔ یہ غیبت شامل ہے۔

دوم: مفتی سے فتویٰ لینے کے لئے استفتاء میں امر واقع کا اظہار کرنا بھی جائز ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ہندہؓ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ میرا خاوند ابوسفیان اتنا بخیل ہے، کہ بقدر کفایت بھی مجھے خرچ نہیں دیتا۔“

سوم: اگر کوئی شخص کسی سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہے۔ اور آپ کو علم ہے۔ کہ اس معاملہ میں ناواقفیت کی وجہ سے اسکا نقصان ہے۔ تو نقصان سے بچانے کے لئے حال بیان کر دینا جائز ہے۔

چہارم: اگر کوئی ایسے نام سے مشہور ہو گیا ہو۔ جس میں عیب ظاہر ہوتا ہو مثلاً اعمش (چندھا)، اعرج (لنگڑا)، تو اس نام سے اس کا پتہ بتلانا غیبت میں داخل نہیں۔

پنجم: اگر کسی شخص میں ایک ایسا عیب ہے، لوگ اس کا عیب ظاہر کرتے ہیں۔ تو اس کو ناگوار نہیں گذرتا مثلاً مخنث۔ تذکرہ بھی غیبت میں شامل نہیں۔

تیسری آفت فضول جھگڑا کرنا ہے۔ یہ دو طرح سے ہوتا ہے۔ یا تو اپنے تکبر کی وجہ سے یا دوسرے کو خاموش کرانے اور عاجز بنا دینے کا شوق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ایک مسلمان کو چاہیئے۔ کہ اپنے اندر سے تکبر کا مادہ جس کا نتیجہ جہنم ہے۔ نکال دے اور فضول جھگڑوں سے بچ جائے گا۔ دوسرا اپنی چرب زبانی سے انسان کو خاموش کرانے کا شوق دل میں نہ رکھے۔ جو حق ہو مان جائے۔ رسول مقبول نے فرمایا ہے۔ ”جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا۔ اس کے لئے اعلیٰ جنت ہے۔“

چوتھی آفت۔ مذاق۔ دل لگی کرنا اور زیادہ ہنسنا اور ہنسانا۔ جس سے دل مر جاتا ہے۔ وقار جاتا رہتا ہے۔ اور انسان لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

پانچویں آفت جھوٹی مدح کرنا ہے۔ عام لوگوں کی عادت ہے۔ کہ مالدار اور صاحب جاہ و حشم لوگوں کی تعریفیں کرتے ہیں۔ حالانکہ جو تعریفیں وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی پائی نہیں جاتیں۔ مثلاً ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو واقعہ کے خلاف ہوتی ہیں۔ اور جن کا ممدوح میں نشان بھی نہیں ہوتا یہ صریح جھوٹ ہے۔ دوم۔ محبت کا لمبا چوڑا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ دل میں محبت ہوتی ہی نہیں۔ سینہ کینہ، حرکتوں وا ہی تباہی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے۔ کہ فضول باتوں سے اجتناب کر کے ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔ ذکر خیر میں دینوی اور دینادی دونوں فوائد ہیں۔ اس ماہ میں ذکر الٰہی کی ایسی عادت ڈالے جو اس کی طبیعت ثانیہ بن جائے۔ فضول گوئی سے اتنی ہی نفرت کرنے لگ جائے جتنا کہ پہلے اس سے رغبت رکھتا تھا۔

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ رمئی تک پورے کرنیوالے مجاہد

(فہرست نمبر ۱۰)

تحریک جدید دفتر اول کے اٹھارھویں سال میں ۳۱ مئی تک وعدے سو فیصدی پورے کرنیوالوں کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ نوٹ کیا جانا مناسب ہے کہ ابھی تک باوجود چھ ماہ کا عرصہ گذر جانے کے تحریک جدید کے وعدے بحیثیت مجموعی ۵/۴۸ ٪ تک ہیں۔ حالانکہ وقت کے لحاظ سے ۵۰ ٪ سے ۶۵ ٪ تک ہو جانے چاہئیں تھے۔ کیونکہ تازہ وعدے ہونے اور سابقون الاولون میں آنے کے خیال سے بہت سے دوست سالم وعدے پہلے چھ ماہ میں ادا کر دیتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ابتدائی سالوں میں یہی بات فرما بھی چکے ہیں۔ کہ ابتدائے سال میں وعدے پچاس ساٹھ فیصدی ہونے چاہئیں۔ لیکن اس سال کم رہے ہیں۔ اب دوستوں کے لئے ایک موقعہ ہے۔ جو ۲۹ رمضان المبارک کا ہے۔ اس میں کوشش کرنا چاہیئے کہ ہر ایک جماعت اور فرد کا وعدہ اول تو سو فیصدی پورا ہو جائے۔ ورنہ اس کا بڑا حصہ جو ساٹھ ستر فی صدی ہوتا ہے۔ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا ہو جائے۔

فہرست یہ ہے:-

نام	رقم
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالےٰ	۲۵۰/-
صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ "	۲۵/-
" امۃ المتین صاحبہ "	۳۸/-
میاں محمد احمد خانصاحب "	۴۰/-
" خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ ربوہ	۱۱/۸/-
بابو عبد العزیز صاحب دفتر وصیت	۲۷/-
سید محمد اسماعیل صاحب پنشنر ربوہ	۲۵/-
استانی مسعودہ بیگم صاحبہ "	۱۵/-
" کنیز فاطمہ صاحبہ "	۸/۱۲
صفیہ بیگم صاحبہ بلاک الف	۱۰/-
قریشی غلام محی الدین صاحب دولت پور سیالکوٹ	۱۵/۸/-
فضل الدین صاحب بلیانوالہ "	۱۴/-
چوہدری محمد طفیل صاحب ادا ئے پور	۷/۴
" محمد اسماعیل صاحب دھرگ	۲۵/-
سید محمد سعید صاحب سلیم نیلہ گنبد	۱۵/-
ڈاکٹر عبد الرشید صاحب اجنالوی بھاٹی گیٹ	۱۱/۴
سیال محمد اقبال صاحب "	۲۳/-
عبد الرحمن صاحب مصری شاہ	۴۳/-
" منجانب والد صاحب	۶/-
سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو	۱۷/-
حمیدہ بیگم ڈپٹی عبد الحی صاحب ماڈل ٹاؤن	۵۶/-
ملک محمد شفیع صاحب پٹواری پکی ٹھٹھی لاہور	۵۱/-
چوہدری غلام رسول صاحب مغلپورہ	۱۰۰/-
" محمد نقی صاحب بورسٹل جیل لاہور "	۱۶/-
" " از والد صاحب "	۲۲/-
ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور از والدہ صاحبہ	۲۲/- ۱۴۰/-
والدہ " " "	۱۸/-/-
اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ہوم حال ربوہ	۲۱/۸/-
چوہدری فتح محمد صاحب قصور	۶۰/-
" احمد علی صاحب شیخوپورہ	۱۸/-/-
چوہدری عبد الوحید صاحب شیخوپورہ	۱۰۵/-
اہلیہ صاحبہ حکیم عبد الجلیل صاحب مرحوم	۸/-
سردار بیگم اہلیہ میر محمد بخش صاحب گجرانوالہ	۱۳/-
محمد علی صاحب، طاہر لائلپور	۱۶/-
مولوی عبید اللہ صاحب "	۶/۸
اہلیہ " " "	۶/۸
مرزا اسلم حیات بیگ صاحب "	۳۰/-
مستری محمد ابراہیم صاحب گوجرہ	۲۳/۸
شیخ عبد السمیع صاحب لائل پور	۵/-
چوہدری رحمت علی صاحب گوجرہ	۶/۱
مہر الدین صاحب دوکاندار سمندری	۷/۲
غلام محمد صاحب "	۷/۱۲
سید زمان علی صاحب "	۲۵/-
اہلیہ " " "	۲۵/-
ڈاکٹر محمد انور صاحب بڑانوالہ	۲۰۳/-
کیپٹن عطاء اللہ صاحب "	۹/-
سید محمود احمد صاحب چک ۲۴ ج ب	۸/-
چوہدری ہدایت اللہ صاحب " ۶۸	۶/۸/-
مستری ناظر الدین صاحب احمد نگر	۱۴/-
مہر امام الدین صاحب چک ۷۸ ج	۱۳/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب "	۱۰/-
مہر محمد الدین صاحب "	۷/۱۲
خوشی محمد صاحب چک ۳۳ ج	۱۶/-
نور حسن شاہ صاحب شیخ پور	۵/۴
اہلیہ صاحبہ " "	۵/۴
محمد بخش ولد اللہ دتہ صاحب شیخ پور	۱۳/-
شیخ بشیر احمد صاحب گجرات	۸/۸
ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب گجرات	۲۸/-
مستری چراغ الدین صاحب رسول "	۲۴/-
میاں محمد ابراہیم صاحب ڈنگہ	۶/۸
محمد یعقوب صاحب چک ۹۸ سرشمیر روڈ	۷/۵
بابو عطاء محمد صاحب ڈنگہ	۱۱/۸/-
حاجی باز نگہ خان صاحب نوزنگ	۸/۴/-
ڈاکٹر محمد دین صاحب چکوال	۲۵/-/-
میاں سلطان بخش صاحب کلر کہار	۷/-
میاں حیات محمد صاحب انجینئر راولپنڈی	۱۹۰/-
صوفی رحیم بخش صاحب ڈیری	۴۲/-

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان معافی

قاضی کامل دین صاحب شیڈ انجن ڈرائیور ساکن گھگھیاٹ سرگودہا کو بوجہ خلاف ورزی نظام سلسلہ اخراج از جماعت کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ اب قاضی صاحب نے اپنے اس فعل پر اظہار ندامت اور معافی کی درخواست کی ہے۔ حضور نے انہیں ازراہ مہربانی معاف فرما دیا ہے اطلاعاً تحریر ہے۔

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں اُن کے پتہ جات روانہ فرمائیے۔ پتہ خوشخط ہو۔ ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کر دینگے:-

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

روس کی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلی کا امکان

سفارتی تبادلوں کے بعد قیاس آرائیاں

لنڈن ۱۶ جون - روس نے لنڈن - واشنگٹن اور پیکنگ میں جو سفارتی تبدیلیاں کی ہیں - ان کے باعث یہ قیاس آرائی کی جا رہی ہے کہ کیا روس کی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلی تو نہیں کی جا رہی؟

مبصرین تسلیم کرتے ہیں کہ یہ تبدیلیاں معنی خیز ہیں - لنڈن میں باور کیا جاتا ہے کہ روس لنڈن کو واشنگٹن کی نسبت زیادہ اہم تصور کرتا ہے - کیونکہ روس کی امکانی کوشش یہ ہو گی کہ امریکہ اور اس کے یورپی رفیق ممالک میں پھوٹ ڈلوانے کی زبردست مہم جاری کی جائے۔

واشنگٹن نے پینیوشکن کے پیکنگ تبدیل کر دینے کا مطلب لیا جا رہا ہے کہ مشرق بعید میں روس چینیوں سے زیادہ فوجیں اور دیگر ذرائع طلب کرنا چاہتا ہے۔ سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ روس کی وزارت خارجہ میں بھی تبدیلی کا امکان ہے۔

"سنڈے ڈسپیچ" کا سفارتی نامہ نگار مظہر ہے کہ شاید مسٹر ویشنسکی کو تبدیل کر دیا جائے - کیونکہ مارشل سٹالین محسوس کرتا ہے کہ روس کی خارجہ پالیسی کو سخت کرنے کے ساتھ اب کوئی اور رکن وزیر خارجہ کے عہدہ پر مقرر ہونا چاہئیے۔

خیال ہے کہ یہ عہدہ مسٹر میلکوف یا جیکب ملک کو دیا جائے گا۔ (اسٹار)

ملایا کے برطانوی ہائی کمشنر

چرچل سے ملیں گے

لنڈن ۱۶ جون - توقع ہے کہ ملایا کے برطانوی ہائی کمشنر آج بذریعہ طیارہ یہاں پہنچنے والے ہیں - آپ وزیر نوآبادیات مسٹر اولیور لٹلٹن کے ساتھ بعض ضروری مسائل پر بات چیت کرنے کیلئے آ رہے ہیں اور توقع ہے کہ مسٹر چرچل کے ساتھ بھی ملاقات کریں گے - اپنے قیام کے دوران میں آپ ملایا کی صورت حال پر ایک بیان بھی جاری کریں گے - جن میں ان کامیابیوں کا ذکر بھی ہو گا جو حالیہ حملوں میں اشتراکیوں کے خلاف حاصل ہوئی ہیں (اسٹار)

پٹنہ کو بڑا ہوائی مستقر بنا دیا جائیگا

پٹنہ ۱۶ جون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ شہری ہوابازی کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ پٹنہ کے ہوائی مستقر کو ایک بڑی ہوائی بندرگاہ میں تبدیل کر دیا جائے - صوبائی حکومت نے اس کے لئے مزید اراضیات مخصوص کر دی ہیں - بھاری ٹریفک کی ضروریات کے پیش نظر رن وے وغیرہ کو مضبوط بنایا جائے گا - اندر بندرگاہ میں ایک والینیوٹک اور ٹرانسمیٹر اسٹیشن بھی قائم کیا جائے گا - پٹنہ ہندوستان کی ایک نہایت اہم ہوائی بندرگاہ ہے جو کلکتہ کھٹمنڈو نئی دہلی اور رانچی کو ملاتی ہے

نیپال اور بھارت کے درمیان ہوائی سروس کی توسیع کے پیش نظر شمالی بہار میں مظفرپور میں ایک نہایت عمدہ لینڈنگ گراؤنڈ تعمیر کی جائیگی (اسٹار)

یورپ کے لئے بھارتی نوجوانوں کا وفد خیرسگالی

کلکتہ ۱۶ جون - بھارت کی پروگریسو کلچرل ایسوسی ایشن کی طرف سے پانچ نوجوانوں کا ایک وفد خیرسگالی چھ ماہ کے لئے یورپ کا تعلیمی دورہ کرنے کے لئے آج بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو جائے گا وفد کے قائد کلکتہ یونیورسٹی کے پروفیسر کالی داس ناگ ہوں گے - مشن کے ایک رکن نے بتایا کہ یہ دورہ غیر ممالک کے نوجوانوں سے دوستانہ جذبات کے اظہار کا باعث ہو گا - تاکہ سب کو بین الاقوامی اخوت کے پرچم تلے متحد کر کے دوستی کی تعمیر کو مضبوط تر بنایا جا سکے۔ (اسٹار)

بھارت کیلئے جرمنی کا تاوان جنگ

مدراس ۱۶ جون - معلوم ہوا ہے کہ بھارت کو جرمنی سے تاوان جنگ کی صورت میں ایک میکینیکل پلانٹ ٹی این - ٹی کی فیکٹری - گلیسرین کا ایک کارخانہ ایک بڑی سیں مشین ٹول بنانے کا پلانٹ اور ایک برقی بھٹی فولاد گلانے کے لئے موصول ہوں گے - یہ پلانٹ بھارت کو مکمل صورت میں الاٹ کئے گئے ہیں - میکینیکل پلانٹ کی قیمت ۲۸۲ ۵,۳۰۰ روپے ہے - ٹی این ٹی کی فیکٹری میں ۲۴ گھنٹوں کے اندر ۱۲ ٹن بارود تیار ہو سکتی ہے - اس کی مالیت ۸۸۸ ۱,۰۷ روپے ہے گلیسرین کا پلانٹ ۲۹,۰۰۱ روپے کا ہے - (اسٹار)

- بقیہ صفحہ ۲ -

محکم ارادہ اور حق پرستی کی وجہ سے حاصل کی - جو اپنی بلند حوصلگی کے لئے بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ جو تمام خود غرضیوں سے بالا تھا۔ آج یہ مولوی صاحب اٹھتے ہیں - اور اس کی ذات پر ایسے گندہ حملہ کرنے سے نہیں ہچکچاتے پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے واحد مالک بلاشرکت غیرے ہیں

مولوی صاحب فرماتے ہیں - کہ قائداعظم نے آپ کو خدا و رسول کا واسطہ دیا تو تب آپ اپنی تجویز ملتوی کرنے پر رضامند ہوئے - سوال ہے کہ اگر مولوی صاحب اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے - تو آپ نے خدا و رسول کے نام پر حق سے کیوں منہ موڑا - خواہ وہ کچھ عرصہ کے لئے ہی ہو؟ کیا خدا و رسول کے نام کا اثر یہ ہونا چاہیئے تھا کہ آپ حق کے خلاف قائداعظم کی بات مان جاتے - یا اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے تھا - کہ آپ فرماتے کہ "خدا و رسول کے لئے ہی تو میں یہ تجویز پیش کرتا چاہتا ہوں - جب تک مجھے پکڑ کر باہر نہ نکالا جائے گا - میں تجویز پیش کرنے سے باز نہیں آؤنگا"

مولوی صاحب! آپ اسلام کے نام پر کھڑے ہوئے ہیں - پھر اس مصلحت بینی کا کیا مطلب ہے؟ جس سے آپ کے زعم میں اسلام کو نقصان پہونچتا تھا - کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ نے قائداعظم کا مونہہ رکھنے کے لئے حق کو چھوڑ دیا - آخر حق کے سامنے مسلم لیگ کی اکثریت کیا وقعت رکھتی تھی؟

مولوی صاحب ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر احمدی آپ کے نزدیک واقعی کافر و مرتد تھے تو آپ نے مداہنت سے کیوں کام لیا؟ کیا محض قائداعظم کا خدا و رسول کا واسطہ حق چھوڑنے کے لئے کافی وجہ جواز ہو سکتا ہے؟

آپ نے بے شک تجویز واپس نہیں لی ملتوی کی سوال ہے کہ ملتوی کیوں کی؟ کیا حق ملتوی ہو سکتا ہے؟ قائداعظم تو کوئی مولوی نہیں تھے آپ تو عالم دین کہلاتے ہیں - اور اسلام کے اجارہ دار بنتے ہیں - اور ایسے اجارہ دار کہ ذرا آپ سے کسی مسئلہ میں اختلاف ہوا - تو آپ جھٹ کفر و ارتداد کا فتویٰ دے دیتے ہیں - آپ نے قائداعظم کا خدا و رسول کا واسطہ کیوں مانا؟ کیا اطاعت خدا و رسول کا آپکے ذہن میں یہی تصور ہے کہ کسی نے خدا اور رسول کا واسطہ دے کر آپ سے کہا کہ فلاں غیر شرعی کام کرو - اور آپ نے سر تسلیم جھکا دیا؟ اس طرح تو آپ خدا و رسول کے صرف نام کے پجاری ثابت ہوتے ہیں - اور صاف کیجئے - کیا آپ نے بھی بنی اسرائیل کی طرح خدا و رسول کے ناموں کو ارباب من دون اللہ نہیں بنا رکھا؟ ان کی اطاعت سے آپ کو قطعاً تعلق واسطہ نہیں۔

اب فرمائیے کافر و مرتد ہم ہیں یا آپ؟

(باقی)

پاکستان نے شاہ فاروق کو شاہ مصر و سوڈان تسلیم کر لیا

کراچی ۱۵ جون - وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان نے شاہ فاروق کا نیا لقب شاہ مصر و سوڈان تسلیم کر لیا ہے - ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو ایک خاص ملاقات میں آپ نے بتایا - کہ اس فیصلہ کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں - یہ بات انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہی - کہ اس فیصلہ سے سوڈان کے بارے میں پاکستان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع ہوگی یا نہیں؟

چوہدری ظفر اللہ خان نے بتایا کہ شاہ فاروق کا نیا لقب رسمی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا حکومت پاکستان کا موقف ہمیشہ سے یہ ہے کہ مصر و سوڈان کے درمیان تعلقات کا مسئلہ دونوں کا اپنا معاملہ ہے۔ اور اسے آزادانہ طور پر حل کرنے کا اختیار صرف سوڈانیوں اور مصریوں کو حاصل ہے۔ شاہ کا لقب تسلیم کر لینے سے پاکستان کے اس موقف پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ معلوم ہوا ہے - کہ پاکستان کے اس فیصلہ سے آج صبح وزیر خارجہ نے کراچی میں برطانوی ہائی کمشنر سر گلبرٹ لیتھ ویٹ کو آگاہ کر دیا۔ وثوق سے کہا جاتا ہے - کہ پاکستان اب مصر میں اپنا نیا سفیر متعین کرے گا - جو اپنے کاغذات سفارت شاہ مصر و سوڈان کو پیش کرے گا - حاجی عبدالستار سیٹھ کی واپسی کے بعد سے قاہرہ میں پاکستان کی نمائندگی کے فرائض ایک قائم مقام انجام دے رہے ہیں۔ چونکہ سوڈان کے سوال پر پاکستان اور مصر کے درمیان گفت و شنید جاری تھی - اس لئے ابھی تک حاجی عبدالستار سیٹھ کے جانشین کا اعلان نہیں کیا گیا تھا۔